[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

ازعدالت عظمی

میسرز لپٹن انڈیا لمیٹڈ اور دیگر

بنام

اسٹیٹ آف کرناٹک اور دیگران

8 اکتوبر 1996

[ایس۔ پی۔ بھروچا اور ایس۔ سی۔ سین، جسٹس]

حلف نامہ:

عدالت عالیہ کے سامنے زیر التواء مقدمے میں ریاستی حکومت کی جانب سے دائر حلف نامہ— عدالت عالیہ نے مذکورہ حلف نامے پر کارروائی کی اور اسی کے مطابق مقدمہ کا فیصلہ کیا— حلف نامے میں دیا گیا بیان بعد میں غلط پایا گیا— ریاست کے چیف سکریٹری کی طرف سے دائر ایک اور حلف نامے میں، اس عدالت کی ہدایات کے جواب میں اشارہ کیا گیا کہ متعلقہ اتھارٹی کو حلف پر جھوٹے بیان کی حلف برداری اور عدالت عالیہ کے سامنے مذکورہ حلف نامہ داخل کرنے کی سنگینی کا احساس نہیں تھا— منعقد ہوا، عدالت عالیہ کو ایک بیان کو درست کے طور پر قبول کرنے میں بہت محتاط رہنا چاہیے، حالانکہ یہ ریاستی حکومت کی جانب سے حلف پر کیا جاتا ہے— عدالت عالیہ کا فیصلہ کالعدم قرار دیا گیا اور معاملہ عدالت عالیہ کو بھیج دیا گیا جس کی سماعت اور نئے سرے سے فیصلہ کیا جائے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1994: کا دیوانی اپیل نمبر 5425—29۔

کرناٹک ہائی کورٹ کے 13.6.94 کے فیصلے اور حکم سے W.P. نمبر 274— 78 آف 1994

اپیل گزاروں کے لیے جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے ایچ این سالوی، ایس گنیش، رویندر نارائن، راجن نارائن، میسر کے سونو بھٹنا گر اور ساجن نارائن۔

جواب دہندہ کے لیے ٹی ایل وشوناتھا آئیر، کے ایچ نوبن سنگھ اور ایم ویرپا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

کرناٹک میں ہائی کورٹ کے دو نفری بنچ کے فیصلے اور حکم کو عرضی درخوست میں خصوصی اجازت کے ساتھ، جائزہ لینے والے کے ذریعہ چیلنج

کیا جاتا ہے۔

13 اگست 1996 کو بحث کے دوران، ہم نے پایا کہ دو نفری بنچ نے اس بنیاد پر پیش قدمی کی تھی کہ سرکاری حکم نمبر سی آئی 138 ایس پی سی 90 (پی) مورخہ 27 ستمبر 1990، ریاستی حکومت کے گزٹ میں شائع نہیں ہوا تھا۔ ایسا کرنے کی وجہ ریاستی حکومت کا موقف تھا۔ عرضی درخوست میں ریاستی حکومت کی جانب سے دائر جواب میں درج ذیل بیان کیا گیا تھا :

" یہ پیش کیا جاتا ہے کہ سرکاری آرڈر مورخہ 27.9.1990 (ضمیمہ اے کے ذریعے) کے ایس ٹی ایکٹ 1957 کی دفعہ 8اے کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جاری نہیں کیا گیا تھا۔ اسے نہ تو سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا تھا اور نہ ہی قانون ساز اسمبلی کے بیان کے سامنے رکھا گیا تھا جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 89 کے تحت تصور کیا گیا ہے۔

(زور دیا گیا۔)

جواب میں بیان کردہ بیانات کی تصدیق حلف نامے پر، جیسا کہ ان کے علم میں درست ہے، آر کرشنا مورتی، ڈپٹی کمشنر آف کمرشل ٹیکسز (اسسمنٹ ششم) کے ذریعے کی گئی۔ دلیل کے دوران یہ پایا گیا کہ مذکورہ سرکاری حکم درحقیقت 7 مارچ 1991 کو ریاستی حکومت کے گزٹ میں شائع ہوا تھا۔ اس لیے ہم نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا:

" اس لیے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جواب میں دیا گیا بیان حلف پر تصدیق شدہ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ سرکاری حکم سرکاری گزٹ میں شائع نہیں کیا گیا تھا، غلط ہے۔ لہذا، اس بات کا پتہ لگانا ضروری ہے کہ آیا جواب میں دوسرا بیان، یعنی یہ کہ سرکاری حکم مقننہ کے سامنے نہیں تھا جیسا کہ کرناٹک سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 39 کے تحت غور کیا گیا ہے، بھی غلط ہے۔ تحقیقات کی جانی چاہیے اور حقیقی حیثیت کا تعین کرنے والا حلف نامہ داخل کیا جانا چاہیے۔

یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ تجارتی ٹیکسوں کا ڈپٹی کمشنر حلف پر اس بات کی تصدیق کیسے کر سکتا ہے کہ یہ اس کے اپنے علم کے مطابق درست ہے کہ اس کے اپنے محکمے سے متعلق سرکاری حکم گزٹ نہیں کیا گیا تھا، جب وہ تھا۔ یہ یا تو بڑی لاپرواہی سے کیا گیا یا جان بوجھ کر عدالت کو گمراہ کرنے کے لیے کیا گیا۔

اس میں جو کچھ شامل ہے اس کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ دفعہ 39 کی تعمیل اور ڈپٹی کمشنر کے حلف نامے کے حوالے سے ایک حلف نامہ ریاست کرناٹک کے چیف سکریٹری کے حلف نامے پر رکھا جائے۔ یہ آج سے 3 ہفتوں کے اندر کیا جائے گا۔

اس کے بعد، اپیل گزاروں کو جواب میں حلف نامہ داخل کرنے کے لیے ایک ہفتہ دیا جاتا ہے۔ معاملہ 4 ہفتوں کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اسے جزوی سماعت کے طور پر مانا جائے گا۔

ریاستی حکومت کے گزٹ کی تاریخ 7.3.91 کونمائش 'A' کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے اور اسے ریکارڈ کا ایک حصہ سمجھا جائے گا۔

اس حکم کے جواب میں ریاست کرناٹک کے چیف سکریٹری سیسل نورونہا نے 31 اگست 1996 کو حلف نامہ دیا ہے۔ ریاستی حکومت کے گزٹ میں مذکورہ سرکاری حکم کی اشاعت کے بارے میں جواب میں لیے گئے موقف کے حوالے سے، چیف سکریٹری کا کہنا ہے کہ انہوں نے "انکوائریوں سے پایا کہ شری آر کرشنا مورتی کو حقیقی یقین تھا کہ کوئی اشاعت متاثر نہیں ہوئی تھی۔ مذکورہ سرکاری حکم نامہ ریاستی حکومت کے محکمہ تجارت وصنعت کے ذریعے تیار اور جاری کیا گیا تھا۔ تجارتی ٹیکس کے دفتر اور محکمہ جس سے شری کرشنا مورتی کا تعلق ہے، کا زیر بحث سرکاری حکم کی تیاری سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ کے ایس ٹی ایکٹ کی دفعہ 8 اے کے تحت ریاستی حکومت کے نوٹیفکیشن کے عام طور پر ان کے جاری ہو بذریعے کی تاریخ کے ایک یا دو ہفتوں کے اندر شائع ہو بذریعے کے معمول کے عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب آر کرشنا مورتی بذریعے خود کرناٹک گزٹ کے پچھلے نمبروں کو 3 ماہ کی مدت کے لیے دیکھا تھا۔ اس اثر سے دیا گیا بیان کہ سرکاری گزٹ میں زیر بحث سرکاری حکم کی کوئی اشاعت نہیں تھی، اس مدت کے حوالے سے محدود کیا جا سکتا تھا جس کے لیے انہوں نے مکمل تلاشی لی تھی، یعنی تین ماہ، اسے مطلق بیان بنانے کے بجائے۔ تاہم، مقدمہ کے حالات میں، شری آر کرشنا مورتی نے جو کہا تھا اسے ان کی طرف سے سنگین لاپرواہی نہیں سمجھا جا سکتا۔" چیف سکریٹری مزید کہتے ہیں،" یہ بیان دینے میں سری آر کرشنا مورتی کا طرز عمل جسے وہ اس کے بنائے جانے کے وقت جھوٹا نہیں جانتے تھے، مجھے اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ کرناٹک کی معزز عدالت عالیہ کو گمراہ کرنے کا کوئی جان بوجھ کر ارادہ نہیں تھا۔" ایک بار پھر،" مذکورہ بالا کے پیش نظر، میں احترام کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ میری رائے ہے کہ سری آر کرشنا مورتی کی طرف سے عزت مآب عدالت عالیہ کو گمراہ کرنے میں کوئی بڑی لاپرواہی یا کوئی جان بوجھ کر ارادہ نہیں تھا۔"

(زور دیا گیا۔)

مذکورہ افسر نے ایک حلف نامہ بھی دیا ہے، جس میں وہ اپنی سچائی اور غیر ارادی غلطی پر معافی مانگتا ہے اور معافی مانگتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ان کا حقیقی تاثر تھا کہ اگر مذکورہ سرکاری حکم نامہ ریاستی حکومت کے گزٹ میں شائع ہوتا تو یہ اپنی تاریخ سے ایک مناسب وقت کے اندر شائع ہو جاتا اور اس بنیاد پر انہوں نے تمام گزٹوں کو بغور جانچا۔ جو بعد کے تین ماہ کی مدت کے دوران جاری کیے گئے اور پتہ چلا کہ اسے شائع نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے، اس کا خیال تھا کہ یہ شائع نہیں ہوا،" تمام مخلصانہ اور مستعد کوششوں کے بعد......"

سرکاری حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ یہ کامرس اینڈ انڈسٹریز سیکرٹریٹ سے جاری کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کے گزٹ میں اشاعت کے لیے بھیجے گئے خط کی ایک کاپی کمشنر برائے تجارتی ٹیکس کو نشان زد کی گئی تھی۔ جواب دہندہ واضح بیان دیتا ہے کہ مذکورہ سرکاری حکم نامہ صرف اس بنیاد پر شائع نہیں کیا گیا تھا جو اگلے تین مہینوں کے ریاستی حکومت کے گزٹ میں شائع نہیں ہوا تھا۔ مذکورہ افسر نے کامرس اینڈ انڈسٹریز سیکرٹریٹ یا اپنے ہی محکمے کی متعلقہ فائلوں کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔

عدالت عالیہ میں مذکورہ افسر کی طرف سے دائر جواب میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مذکورہ سرکاری حکم ریاستی حکومت کے گزٹ

میں شائع نہیں ہوا تھا۔ یہ بیان مذکورہ افسر نے اپنے علم کے مطابق دیا تھا۔ یہ بیان ریاستی حکومت کی جانب سے حلف پر دیا گیا۔ یہ بیان کرناٹک میں عدالت عالیہ کے سامنے زیر التواء کارروائی میں دیا گیا۔ یہ بیان اس ارادے سے دیا گیا تھا کہ عدالت عالیہ اس پر کارروائی کرے۔ عدالت عالیہ نے اس بیان پر عمل کیا۔ اب یہ بیان غلط ثابت ہوا ہے۔

ریاست کرناٹک کی انتظامیہ جس کی نمائندگی اس کے چیف سکریٹری کرتے ہیں، مذکورہ افسر کو سنگین لاپرواہی کا مجرم نہیں پاتی ہے۔ چیف سکریٹری کو یہ ناقابل معافی نہیں لگتا کہ یہ بیان عدالت عالیہ کے سامنے زیر التواء کارروائی میں ریاستی حکومت کی جانب سے حلف پر دیا گیا تھا۔ ہم متفق نہیں ہو سکتے۔ چیف سکریٹری مذکورہ افسر کے خلاف کارروائی کرنا ضروری سمجھتے ہیں یا نہیں، یہ ہماری تشویش نہیں ہے۔ ہماری تشویش یہ ہے کہ ریاستی حکومت نے عدالت عالیہ کے سامنے حلف پر ایک بیان دیا جو غلط تھا اور عدالت عالیہ کا فیصلہ اس بیان کی بنیاد پر قبول کرتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ لہٰذا عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے اور معاملے کو سماعت اور نئے سرے سے فیصلہ کرنے کے لیے عدالت عالیہ کو واپس کیا جانا چاہیے۔

ہمیں کرناٹک کی عدالت عالیہ کو، جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے، اس کے حوالے سے خبردار کرنا چاہیے کہ اسے ریاستی حکومت کی طرف سے کسی بیان کو درست کے طور پر قبول کرنے میں بہت محتاط رہنا چاہیے، حالانکہ وہ حلف پر دیا گیا ہو۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ ہمیں ریاستی حکومت کے بارے میں یہ کہنا چاہیے، لیکن ہمارے سامنے موجود ریکارڈ ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں چھوڑتا۔

ریاستی حکومت کے فاضل وکیل اب پیش کرتے ہیں کہ ہمیں ریاستی حکومت کی جانب سے دائر حلف نامے کے حوالے سے یہ عمومی مشاہدہ نہیں کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں، ہم نے ایسا اس لیے کیا ہے کیونکہ ریاست کرناٹک کے چیف سکریٹری ان حقائق سے خاص طور پر پریشان نظر نہیں آتے کہ ریاستی حکومت کی جانب سے عدالت عالیہ کے سامنے حلف پر ایک بیان دیا گیا تھا جو درست نہیں تھا۔ وہ یہ بھی نہیں سوچتا کہ مذکورہ افسر نے یہ بیان دینے میں انتہائی لاپرواہی بذریعے مظاہرہ کیا کہ مذکورہ سر بذریعے ری حکم نامہ صرف اگلے تین مہینوں کے گزٹ کو دیکھنے کی بنیاد پر گزٹ نہیں کیا گیا تھا۔ ہمیں یہ فرض کرنا چاہیے کہ ریاستی حکومت کے دیگر افسران کی حوصلہ افزائی کی جائے گی کہ وہ چیف سکریٹری سے اسی بے پرواہ ہونے کی توقع کرتے ہوئے، کم یا کوئی انکوائری نہ ہونے کی قسم کھا کر عدالت عالیان کے سامنے بیانات دیں۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔ اپیل کے تحت فیصلہ اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ رٹ اپیلیں (1994 کی رٹ اپیل نمبر کی 274– 278 ہونے کی وجہ سے) کرناٹک میں عدالت عالیہ کی فائل میں بحال کر دی جاتی ہیں جس کی سماعت اور نئے سرے سے فیصلہ کیا جاتا ہے، اس فیصلے اور حکم میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اپیلوں کی سماعت کرنے والا دو نفری بینچ ہمارے سامنے اپیل کے تحت فیصلے اور حکم سے متاثر نہیں ہوگا۔ اپیلوں کی سماعت کی جائے گی اور مہم کے ساتھ نمٹا دیا جائے گا اور، جہاں تک ممکن ہو، آج سے چار ماہ کی مدت کے اندر۔ اپیلوں کے نمٹارے تک، اس عدالت کی طرف سے 30 اگست 1994 کو منظور کیا گیا حکم کام کرتا رہے گا۔

ریاست کرناٹک اپیل کنندگان کو ان اپیلوں کے اخراجات ادا کرے گی اور 50,000 روپے (پچاس ہزار روپے) کی رقم

کے حساب سے پیچھا چھڑانے کو دی جائے گی۔

آر۔پی۔

اپیلوں کی منظوری ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document